عاصی کرنالی

ایک شعلہ جو بہت بے تاب و برہم ہو گیا۔

ایک شعلہ جو بہت بے تاب و برہم ہو گیا
شاہ صاحب کی خطابت میں مجسّم ہو گیا
آندھیوں کا زور، بادل کی گرج، طوفاں کا جوش
سیل کی آہٹ، کڑکتے صاعقے جیسا خروش
زلزلہ، صرصر، تلاطم، آگ، لاوا، بانگِ صور
موت کی للکار، برزخ، نعرۂ یوم النشور
کاٹ میں ایک ایک لہجہ خنجرِ باطل شکن
گفتگو کی تیغِ برّاں اور فرمانِ "بزن"
جانِ باطل کے لئے ہر لفظ مرگِ ناگہاں
اہلِ ایماں کے لئے آبِ حیاتِ جاوداں
ایک جانب ہر خطابِ آتشیں حق کا جلال
ایک جانب ہر کلامِ دل نشیں حق کا جمال
ابرِ رحمت، رشحۂ الطاف، بارانِ کرم
شاخِ نرمک، برگِ گل، بادِ سحر گاہی کا نم
علم، قرآں، آگہی، ایقاں، تفکر، اعتقاد
شرع، ایماں، معرفت، حکمت، تفقّہ، اجتہاد
رمز، ایما، طرفگی، ایجاز، تشبیہ و مثال
بذلہ سنجی، خوش دلی، نکتہ طرازی، اعتدال
قول، مصرع، ضلع، دوہا، کہہ مکرنی، چٹکلہ
طبّ و حکمت، ہیئت و سائنس، شعر و فلسفہ
ایک کہسارِ بلاغت، محکم و گردوں نشیں
ایک دریائے فصاحت جس کی کوئی حد نہیں
جب تلاوت آشنا ہوتے تھے وہ گل ہائے لب
جگمگا اٹھتے تھے مانندِ سحر رخسارِ شب

سب پہ چھا جاتے تھے وہ شاداب موسم کی طرح
آیتیں ذہنوں کو تر کرتی تھیں شبنم کی طرح
ہاں تو اے اربابِ مجلس! ان کا اندازِ خطاب
جو دلوں میں تیر جائے وہ صدائے انقلاب
زندگی جاگی نوائے مردِ حق آگاہ سے
جی اُٹھے دل اس صدائے قُم باذن اللہ سے
ہم سے خاک آسودگاں کو جسم و جاں دیتے رہے
شاہ جی جا جا کے قبروں پر اذاں دیتے رہے
اس خطابت کے جِلو میں دوسرا منظر بھی تھا
لفظ کے آئینے میں کردار کا جوہر بھی تھا
سختیاں، آلام، بیماری، مصائب، زجرو بند
ظلم، تعزیرِ وفا، دشنام، زنداں، قیدو بند
جبر کی ایک ایک آندھی کے مقابل ڈٹ گئے
ہرچہ بادا باد، زندہ بچ گئے یا کٹ گئے
یہ نتیجہ اخذ ہوتا ہے مرے مضمون سے
حریت کی داستاں لکھی گئی ہے خون سے
ملتِ اسلام! اے روشن نصیب و خوش نظر
دیکھ اس انمول آزادی کی ظالم! قدر کر
خطۂ ارضِ وطن اک مشترک تعمیر ہے
شاہ جی کا خونِ دل بھی شاملِ تعمیر ہے